



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَنْ لَمْ یَلْمِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَمَنْکُمْ
مَنْ لَمْ یَلْمِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَمَنْکُمْ

THE ALFAZZL QADIAN

الفصل

نمبر ۸۲۵
طویل

تاریخ کا پتہ
ان

554

قاریان اور صاحب

غلام نبی

پتہ: بھارت جناب کوٹلی کینی پتہ انار
Pahane.

میرزا
میرزا

عزت کا مسلمہ گرجہ ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا شیر الدین صاحب قلیفقتہ مسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مدد فرمایا
مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۶ء یوم شنبہ مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ



ایک نہایت ضروری بات

ان دنوں اخبار الفضل کی طرف سے اور خاص کر حضرت امامنا حضرت
خلیفۃ مسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائی کی طرف سے مسلمانوں کی بہتری اور
بہ نہائی کے متعلق متواتر مضمون لکھے ہیں جن کا ہر ایک مسلمان کو علم ہونا
ضروری ہے۔ چونکہ ہمارے مسلمانوں کے اخبارات کی خریداری مسلمانوں میں
نہیں ہے۔ اس واسطے میں تمام انہوں کے مجدد داروں سے خصوصاً اور دوسرے
دوستوں کو نمونہ عرض کرنا چاہوں۔ کہ وہ ہر باقی کے اپنے ہاں ایسا انتظام کریں
جس سے اخبار الفضل مسلمانوں میں بکثرت پڑھا جاسکے تاکہ تقویٰ اور درود خدا
اور مخلصانہ نصائح ان تک پہنچ جائیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم ان کے ساتھ
دلی ہمدردی کریں۔ کیونکہ وہ ایسے صحابہ اور آلام میں پھنسے ہوئے
ہیں۔ کہ وہ اس امر میں فیصلہ ہی نہیں کر سکتے۔ کہ اپنے بچنے کے لئے کیا
بھیجیں۔ اس وقت صرف ایک ہی آواز ہے۔ جو صحیح رہنمائی کا
کام دے سکتی ہے۔ اور وہ ہمارے پیارے امام کی آواز ہے۔ اس کو
ان تک پہنچاؤ۔ تاکہ جملہی پائیں۔ والسلام۔
(احقر محمد سعید سکریٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودھا)

اسٹٹ سرجن کالیچر ٹیپ دق اور سل پیر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب
نے ان موذی بیماریوں سے بچنے کے متعلق ضروری ہدایات دیں
دیانتداریت کھنڈن سبھا کے ماتحت روزنامہ نوات
کو لیکچر ہو رہے ہیں۔ معاصرہ کافی ہوتی ہے۔
افسوس ہے۔ کہ میاں عبدالمجید صاحب پان فوٹ
کار کا جس کی عمر ۹-۱۰ سال کے قریب تھی۔ ۲۱ مئی ڈھاب
میں ڈوب کر فوت ہو گیا تاکہ غلام قوت شاہ اور ڈاکٹر نعمت صاحب
تنفس باری کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ لیکن کامیابی
نہ ہوئی۔
گرمی کے اس موسم میں جیک ڈھاب کی بہت بڑا حصہ خشک ہو
چکا ہے۔ پھر بھی بعض جیک گھرا پاتی ہے جس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔
کہ برسات کے موسم میں ڈھاب کس قدر خطرہ کا موجب بن
جاتی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ایک جا میں اس کے
ذریعہ مانت ہو چکی ہیں۔ حکام کو اس کے متعلق خاص توجہ دینا
کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ تو لوکل جماعت
کو اس کا کوئی انتظام کرنا چاہیے۔

المستیع

جناب حافظ روشن علی صاحب دو ماہ کے لئے لاہور
میں قیام فرما کر اپنے واعظ سے لوگوں کو مستفیض کریں گے۔
جناب مولوی غلام رسول صاحب لڑکیکلی ضلع جھنگ میں۔
شیخ محمود احمد صاحب ضلع ملتان میں۔ مولوی قوالدین
صاحب ضلع گورداسپور میں مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں
کو بیدار کریں۔ اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اتحاد کی ضرورت
فرہم نشین کریں۔ ہر مقام کے احمدی احباب کو ان کے کام میں
ہر طرح مدد دینی چاہیے۔ سنجیدہ اور سجدہ اور احباب سے
ان کی ملاقات کرنی اور ان کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کرانا چاہیے۔
میرٹھ کے قریب ایک گاؤں میں کئی ہزار چاروں کی ایک مجلس
ہو رہی ہے۔ جس میں وہ یہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کونسا مذہب
انہیں قبول کرنا چاہیے۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے مولوی
اللہ دنا صاحب کو بھیجا گیا ہے۔

۲۰ مئی عصر کے وقت ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب

اسلام کے ہر قسم کی قربانی کرنیکا مولانا عبد الماجد صاحب مجاگپوری کی بیعت

۱۲ مئی کے افضل میں حضرت خلیفۃ المسیح تاجی ریدہ اللہ تعالیٰ کا
جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اور جس میں حضور نے ساری جماعت کو مخاطب
فرمایا ہے۔ کہ وہ بھی ان لوگوں کے نفس پر پلے۔ جوگزشتہ مجلس مشاورت
میں شامل ہونے والے نایابوں نے قائم کیا ہے۔ یعنی اسلام کے لئے
ہر قسم کی قربانی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس خطبہ کو پڑھ کر حضرت مولانا عبد
صاحب پروردیسر ہاگپور نے جو خط حضرت خلیفۃ المسیح تاجی ریدہ اللہ
کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ریدہ اللہ تعالیٰ کے سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیر اخبار الفضل پھر یہ ۶ مئی ۱۹۳۷ء میں حضور کا جو خطبہ شائع ہوا
ہے۔ اس نے دل پر ایک گہرا اثر کیا۔ اور یہ اختیار عرض پیدا ہوا۔ کہ
میں ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اور اس سرت پر عمل کروں۔ کیونکہ جیسا کہ
حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ خاص خاص امر میں خودیہ بیعت یعنی
تازہ وعدہ ضروری ہے۔ تازہ اساس پیدا کرنا ہے۔ بالکل راست
و درست ہے۔

میرے آقا بندہ میرے ہمارے نامزدہ کے جو فراموش ہم پر عائد
ہیں۔ اور ان کا عذر کرتے ہوئے خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے
اور اس کو گواہ قرار دیتے ہوئے اور اس سے مدد چاہتے ہوئے آپ
کے دست مبارک پر پھر اس امر خاص کے متعلق تجدید بیعت کرتا ہوں۔
یعنی تازہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اسلام کی ترقی کی راہوں میں جو رکاوٹیں ہیں
ان کے دور کرنے کے لئے جس قسم کی قربانی کی تھی ضرورت پڑے گی اس
کے وسیع نہیں کر دینگا۔ حضور اس بیعت کو قبول فرمائیں۔ اور دعا
انتقامت فرمائیں۔ والسلام

(حضور کا ادنیٰ خادم عبد الماجد)

الی سال کا اختتام

الی سال کی آخری تاریخ ۳۱ مئی بندہ کرتے کی اطلاع میں
۳۱ مئی صبح ۱۰ بجے میں کما حاصل ہے۔ کہ جماعتیں ۳۱ مئی کی
شام تک بندہ عام۔ چندہ خاص۔ نذرت۔ فطرانہ اور غیر ذلک وغیرہ
گزشتہ بقیات جمعہ ہیں۔ مزید احتیاط کے لئے تاریخ کے بند کرنے کا
یہ علاوہ اجبار میں کیا جاتا ہے۔ چاہئے کہ جماعتیں اپنے حسابات
مٹی آؤد کرتے ہوئے تفصیل ہی کہیں پر ہی لکھیں۔
(عبدالمغنی ناظم بیت المال)

فسادات ہو کے مظلومین کی امداد جماعت احمدیہ کی طرف سے

یہ نیاز مند ۵ مئی صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک کوئی حاضر رہا۔
اور جو مسلمان کو توانی میں اپنے گرفتار شدہ اعزہ اور دیگر مسلمان
مظلومین کے متعلق کوئی اطلاع لینے آئے۔ حکام سے مل کر اطلاع
عالم کی گئی۔ اور انہیں پہنچائی گئی۔ سڑاگوری ڈپٹی کمشنر صاحب
ضلع اور ایڈیشنل مجسٹریٹ صاحب سٹرنڈ لال منجندا اور پولیس کے
تمام حکام اور علماء کو توانی ہر جا کو اطلاع دینے کے لئے ہر وقت
تیار پائے گئے۔ اور بہت خوش خلقی سے کام چھوڑ کر جو بات
پوچھی جاتی تھی۔ بتاتے تھے۔

حکام نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ کہ ہر یہ گناہ کو چھپانے
کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے۔ یہی امر ہم نے تمام مصیبت
زدہ مسلمانوں کو جو سب احمدیہ میں تشریف آئے۔ اور اطلاعیں
درج کرائیں۔ پہنچا دیا۔ اور جو کو توانی میں آئے انہیں یقین
دلایا۔ تفتیش کے کاغذات کے دیکھنے میں اور پھر اس پر فیصلہ
کرنے میں تدریجی طور سے کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ پس جو لوگ
جو راستہ پولیس میں ہیں۔ انہیں یا ان کے اعزاء کو گھیرنا نہیں چاہیے۔

میر و کون سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں جن مسلمان مظلومین
کی طرف سے اطلاعات ۱۲ مئی ۵ بجے شام سے ۱۵ مئی دن کے
۱۲ بجے تک پہنچی ہیں۔ وہ ۱۳۵ ہیں۔ بعض کو فوراً امداد ہم پہنچائی گئی
مثلاً محلہ خزا دیان میں بیچ کر ہر قسم کی تکی دی گئی۔ اور نقادہ اکبری
دھواڑہ کے سب انسپکٹر صاحب جو مسلمان ہیں۔ اور انسپکٹر صاحب
جو سکھ ہیں۔ اور جو ہنسپکٹر شریفانہ طریقہ سے ملے۔ ان سے مل کر

معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمان طلب کئے گئے تھے۔ ان کو نصرت کر دیا گیا
محلہ ننگور میں بیچ کر لوگوں کو تسلی مزید دی گئی۔ ایک صاحب کی عیوض
کا انتقال ہو گیا تھا۔ جنازہ اٹھا کر ۲۵ آدمیوں کے ساتھ مرنگ
سے جانے کی اجازت مجسٹریٹ صاحب سے نوراؤ دادی گئی۔ ڈپٹی کمشنر
صاحب سے مل کر عرض کیا گیا کہ آپ نے جو ہمیں حفاظت بے گناہوں
کا یقین دلایا ہے۔ ہم عام مسلمانوں پر ظاہر کر کے انہیں تسلی دے
رہے ہیں۔ اور آپ کی دشواریاں ہی انہیں بتاتے ہیں۔ ان
کی شکایات ہم نے نوٹ کی ہیں۔ وہ آپ سن کر توجہ فرمائیں چنانچہ

صاحب برصورت نے خوشی سے توجہ فرماتے کا وعدہ فرمایا۔ آج مسلمان
رہنما اور دکلا ویر سٹر صاحبان کے کو توانی پہنچنے سے عمرو لوگوں
کو تسکین دی۔ میاں عبدالعزیز صاحب میر سٹر۔ ڈاکٹر علیہ شجاع الدین
صاحب میر سٹر۔ سید حسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ۔ محمد امین صاحب
ڈیکل۔ مولوی اختر علی خان صاحب کو توانی آئے۔ اور اپنا اپنا

کام کر کے چلے گئے۔ تفتیش مختلف مقاموں میں ہو رہی ہے۔ ضرورت
اس کی ہے کہ ہر مقام میں کچھ ذی اثر اصحاب ہوں۔ جو قانون سے
بھی واقف ہوں۔ اور حقوق مسلمین کی حفاظت کریں۔

(نیاز مند ذوالفقار علی خان سکریٹری امام جماعت احمدیہ قادیان)
مسلم لیفٹ فٹ کیمٹی میں ہم نے وہ شکایات پیش کیں جو ہمارے
انفارمیشن بیوری میں درج ہوئیں کیمٹی تفصیلی حالات اہل معاملہ
سے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ یہ کام بھی ہم نے اپنے ذمہ لیا۔ اور
آج مختلف محصل شہر لاہور میں پھر کراہل معاملہ کو مطلع کیا۔ کہ برکت علی
ہال میں بیچکر کارکنان متعینہ کو تفصیلی حالات ہم پہنچائیں۔ تاکہ شام
کے اجلاس کیمٹی میں حالات کا علم ہو کہ مناسب کارروائی کا موقع ملے۔
کارکنان متعینہ کو بھی سارے بارہ بجے واپسی پر اطلاع دی گئی۔ کہ
لوگ آئیں۔ تو تفصیلی حالات درج فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض
واقعات کے گواہ لاہور سے باہر چلے گئے ہیں۔ ان کے متعلق آہتمام

مناسب کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایک محلہ کی تفتیش کے حالات دیکھنے
کے لئے ایک تجربہ کار شخص کو ماور کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب
احمدی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے ۱۶ مئی کو میونسپلٹی میں زمینوں کو
دیکھا۔ ان کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ ہسپتال میں صرف
پانچ مسلمان رہتی باقی ہیں۔ جن کے حالات یہ ہیں۔ نمبر ۳ کے متعلق
ڈاکٹر صاحب نے ایک نوٹ علیحدہ دیا ہے۔

(۱) حضرت الدین۔ کندہ اور بازوؤں کے زخم اچھے ہو گئے ہیں
ہیٹ کے زخموں کی حالت بھی بہتر ہے۔ مگر اندام کامل کے لئے
ابھی کچھ وقت اور چاہیے۔

(۲) محمد عبداللہ ولد فرید بخش۔ از ہم اس وقت موجود ہیں
بازو کے علاوہ اور جہاں جہاں زخم ہیں۔ تقریباً اچھے ہو چکے
ہیں۔ عام حالت اچھی ہے۔

(۳) نور محمد ولد محمد قاسم عمر ۵ سال۔ بازو کی ٹوٹی ہوئی ہڈی
جڑ چکی ہے۔ سر کا زخم بھی تقریباً بھر چکا ہے۔ رو بصحت ہے۔

(۴) سید محمد فتح محمد شاہ صاحب ساک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب ہڈی
لکھی ہے۔ چار زخم چہرے اور سر پر ہیں تقریباً مندمل ہو چکے ہیں انشاء اللہ
تغائی جلد بصحت یاب ہونگے۔

(۵) سراج الدین کو جیان۔ گردن اور چہرہ پر زخم ہیں۔ مگر تقریباً
اچھے ہیں۔

نوٹ: مسلمان بہت غریب ہے۔ کو شایہ میں ڈیپو
آدین ملازم تھا۔ گجرات کا رہنے والا ہے۔ مالی حالت قابل امداد
اور اس رپورٹ کے پہنچنے پر اس کے بال بچوں کو دوسرا انتظام
ہونے تک ضروری مدد پہنچائی گئی۔

حاکم:
ذوالفقار علی خان چیف سکریٹری امام جماعت احمدیہ قادیان۔
ڈاکٹر مفتی محمد صادق فادن سکریٹری چودھری فضل الدین پلہ پٹنہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

یوم شنبہ - قادیان دارالامان - ۲۳ مئی ۱۹۲۷ء

ہنگامہ لاہور کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کا افسوسناک واقعہ

قاتلوں اور مجرموں کی بیجا حمایت کی کوششیں

اب ۳ مئی کی رات کے واقعہ کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں نے جو بیانات شائع کئے ہیں۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہونے کے علاوہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ ان لوگوں کے دلوں سے انصاف بالکل نکل چکا ہے۔ اور انہیں مجرموں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے انتہائی خیال نہیں آسکتا۔ کہ جو بات سنا رہے ہیں۔ وہ کسی سمجھدار انسان کے لئے کہاں تک قابل اعتناء قرار پاسکتی ہے۔

سکھ اخبار شیر پنجاب اس واقعہ کو کئی ایک شکلوں میں پیش کرتا ہوا لکھتا ہے۔

۱) ایک سکھ کو جو چوڑے منڈی سے آ رہا تھا۔ ایک شرابی مسلمان کو جرنے نشہ میں چھیڑا۔ اور مذکورہ بالا مذکورہ کے واقعات کا طعنہ بھی دیا۔ جس سے ان دونوں اشخاص میں کچھ تکرار ہو گئی۔ جب نوبت ہاتھی پانی پر آئی۔ تو بہت سے مسلمان اپنے ہم مذہب گوجر کی حمایت کے لئے جمع ہو گئے۔ اور سکھوں کو انہوں نے بڑی طرح پیٹا۔ اس سکھ کو یہ رنجی سے پیٹنے لگے کہ ایک دوسرے سکھ نے جو اتفاق سے موقع پر پہنچ گیا تھا۔ پہلے تو اسے چھوڑنے کی کوشش کی۔ مگر بعد میں اپنے آپ کو یہ بس پا کر بھاگ کر باؤلی صاحب کے دیوان میں اطلاع دی۔ اب اس سے آگے دو مختلف بیانات اس واقعہ کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سکھ نے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ کر بیان سے علم اور دل مقابلہ کیا۔ اور چند کو زخمی کر کے بھاگ گیا دوسرا بیان یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ سکھ مسلمانوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اپنے مکانوں کی چیتوں سے اینٹیں برسائیں۔ جن کو مذکورہ بالا سکھ کے ساتھ کچھ مسلمانوں کو بھی ہلاک ہو گئی۔ اور انہی چوٹوں کی وجہ سے تین مسلمان مقتول اور دو تین شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھ ہی وہ ہیں ماریا گیا جس کی لاش اب تک عدم پتہ ہے۔ تیسرا بیان جو شہر کیا گیا

ہے۔ یہ کہ اس سکھ کی جس سے مسلمان لڑ رہے تھے حمایت کے لئے سکھوں کی ایک خاص تعداد باؤلی صاحب سے اٹھکر جائے دار رات پر پہنچ گئی۔ اور وہاں ایک نکتہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مگر ذمہ دار سکھوں کے بیانات سے یہ آخری بیان غلط اور غمراہ غلب معلوم ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں باوجود یہ لکھنے کے کہ ”صحیح واقعات ابھی تک پردہ احفا میں ہیں۔ اور یقینی طور پر بالتفصیل کچھ نہیں لکھا جاسکتا۔ اپنی رائے حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

”وہ کابلی ل کی حویلی کے پاس ایک سکھ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے پچاس ساٹھ مسلمانوں کے زخم سے نکلنے کے لئے کرپان کا استعمال کیا اور وہ بھی اپنی زندگی سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ کر۔

یہی بیان سکھ پبلسٹی کمیٹی نے شائع کیا ہے۔

البتہ اس میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے۔ کہ

”وہ نائیں چار مسلمان ہلاک ہوئے۔ چوتھ دستہ بیگن کے مسلمانوں اور سکھ میں جو ان لڑ رہا تھا۔ اور غالباً چند دیگر سکھ راہ گذروں میں جنہوں نے اس سکھ کو پھٹے دیکھا۔ ہوا“

ہندو لیڈر اور ہندو اجنادات بھی اس بارے میں سکھوں سے تیجے نہیں ہے۔ بلکہ دو قدم آگے ہی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ہندو لیڈروں کے جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔ بھائی پر اتنا دڑتا ہے میں یہ قتل ایک اتفاقیہ ہے۔ ڈاکٹر گوگل چند کار شاد ہے۔ دو ۳ مئی کی شام کو جو واقعہ ہوا تھا وہ ایک مسلمان گوجر کی ایک سکھ سے پرا کیوٹ جھگڑے کا نتیجہ ہے۔ اس کی زبرد میں خود ہندو اخبار لاپ۔ پرتاپا نے شہر میں کے بیانات پیش کئے جاسکے ہیں۔ لیکن ذیل کے چند امور اس بات کی کافی شہادت ہیں۔ کہ جو کچھ اب کہا جا رہا ہے۔ وہ

555

صدقات سے کوسوں دھبے۔

(۱) ۳ مئی کی رات کو جو مسلمان مقتول ہوئے۔ ان میں سے ایک کی عمر پچیس اور دوسرے کی ساٹھ سال کے قریب تھی جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بچپانہ تقاضا وغیر اس قابل ہی نہ تھے۔ کہ کسی لڑائی جھگڑے میں حصہ لیتے۔

(۲) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک کھو خوادہ کتنا ہی بڑا سورہا کیوں نہ ہو یہی حالت میں جیکہ اسے پچاس ساٹھ آدمیوں نے زخم میں لیا ہوا ہو۔ اور اس حد تک اس پر زور نہ ہوئی ہو۔ کہ اسے اپنی جان جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہو۔ اتنے آدمیوں کو قتل اور زخمی کر سکے۔ جتنے ۳ مئی کی رات کو ہوئے۔

(۳) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک یا چند سکھ ایک بہت بڑے مجمع میں سے تین چار آدمیوں کو قتل کر دیں۔ اور چار یا پانچ کو ہلاک طور پر زخمی کر دیں۔ مگر کسی ایک سکھ کے جسم پر زخمی تک نہ آئے۔ یہ بالکل عقول سکھانہ نہ ہوتے مسلمانوں نے ایک سکھ کو بڑی طرح پیٹا یا کیا اس وقت کا کوئی مجروح سکھ مرادی آفسیروں کے سامنے پیش کیا گیا۔ یا اب تک پیش کیا گیا ہے۔ مگر نہیں تو کیوں؟

(۴) جس ایک سکھ نے کرپان کے ذریعہ کئی مسلمانوں کو قتل اور کئی ایک کو زخمی کیا ہے وہ کہاں۔ اس سورے کا کیوں پتہ و نشان نہیں بتایا جاتا۔ اور اسے ہلاک سامنے پیش کیا جاتا۔ ایسے بہادر کی شکل تو دیکھی جاسکے۔

(۵) کیا یہ نہایت ہی حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ کہ جس سکھ یا چند سکھوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو قتل اور زخمی کیا۔ انہیں تو پیش نہیں کیا جاتا۔ مگر ان کی داستان بڑے زور شور سے بیان کی جا رہی ہے کیا بتایا جاسکتا

کہ یہ حالات سکھوں اور ہندوؤں کو کس نے بتلائے۔ کیا یہ لوگ خود اس وقت موجود تھے۔ اگر نہیں تو کیا قابل سکھ واقعہ کے مفصل حالات بتانے کے بعد کہیں غائب ہو گئے۔ اگر غائب ہو گئے تو ان کے نام و نشان ہی بتلا دیں جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ سکھ اور ہندو جو بیان پیش کر رہے ہیں۔ وہ انہوں نے اپنے پاس سے نہیں بنائے۔ بلکہ انہوں نے اس ہنگامہ میں شریک ہو کر بنائے۔

(۶) جب حادثہ کے صرف ۵ گھنٹے بعد پیش جاسے تو اس پر پہنچ گئی۔ تو کیا اس نے کسی سکھ کی لاش دہاں دیکھی۔ یا سکھوں اور ہندوؤں نے دکھائی۔ اگر نہیں تو کیوں۔ پھر جنہوں نے یہ بتایا۔ کہ وہاں ایک سکھ کی لاش بھی پڑی تھی۔ انہوں نے مقتول سکھ کا اتہ پتہ کیوں نہیں بتایا۔ اگر بتایا ہو تو پیش کیا جائے۔

یہ ادراہی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں نے اصل ہنگامہ کے متعلق جو بیانات دیئے ہیں وہ ان کی افسوسناک قابل نرم ذہنیت کی احتراع ہیں۔ اور انہوں نے اپنے متعلق مسلمانوں کی توقع کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیا ان حالات میں ممکن ہے کہ مجرموں اور ظالموں کی ذمہ داری متعلق کیوجہ سے حمایت کرنے اور بے گناہوں کو زخمی یا مارا ہی تعصب کیوجہ سے نقصان پہنچانے کی سہرا کھلی جاسکے۔ ہرگز نہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر سوک فرسناک فعل پر کسی قسم کا پردہ نہ ڈالا جائے۔ اور کسی نہنگ میں ان کی حمایت نہ کی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے

یہاں لکھا گیا ہے کہ اس واقعہ کے متعلق جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان میں سے ایک ایک کو جانچ کر دیکھا جائے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ جو کچھ اب کہا جا رہا ہے۔ وہ کس کی طرف سے ہے۔

حضور نظام اور والیان ریاست

حکومت ہند اور حیدرآباد دکن کے تعلقات نے آج کل جو صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے متاثر ہو کر ہندوستانی والیان ریاست نے ہمارے صاحب نوانگر سے درخواست کی تھی کہ وہ حیدرآباد تشریف لے جا کر ہنگامہ ہائی ٹی سے گورنمنٹ آف انڈیا کی اس نئی پالیسی پر جو اس نے اختیار کی ہے۔ تبادلہ خیالات کریں۔ چنانچہ ہمارے صاحب حیدرآباد تشریف لے گئے اور ضروری حالات معلوم کرنے کے بعد ایک کانفرنس بیکانیر میں اور دوسری پٹیاد میں منعقد ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ دو ممبران کا ایک وفد انگلستان روانہ کیا جائے۔ جام صاحب نوانگر نے والیان ریاست اور ان کے نائبین کو اپنی ریاست میں مدعو فرمایا۔ اور ان کی رائے حاصل کرنے کے بعد انگلستان جانے کی رضا مندی ظاہر کی۔ تاکہ ہنگامہ ہائی ٹی کی گورنمنٹ کے روپر دینی ریاستوں کی شکایات پیش کر سکیں۔ اور ہندوستانی والیان ریاست کے اس وفد میں شمولیت حاصل کریں۔ جو کہ بہت جلد انگلستان جانو والا ہے وہ اس کے متعلق اخبارات میں کچھ زیادہ شور و غوغا کرنا نہیں چاہتے اور نہ حکومت ہند کو کسی طرح کی پریشانی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے جو کہ معاہدوں کے ذریعہ سے حاصل ہیں۔ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنے کا یہ بہت سوز دن اور نامناسب طریق ہے۔

زمینداران پنجاب کے ذمے توڑ کر ڈیپو میں

اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور یہ ایسا اندازہ ہے۔ جس میں کمی کا تو خیال بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں زیادتی ممکن ہے۔ کہ صرف پنجاب کے زمینداروں کے ذمہ بیوں اور ہاتھوں وغیرہ کا نوے کروڑ روپیہ فرسہ ہے۔ جس کا وہ بارہ کروڑ روپیہ سالانہ صرف سود اور کرتے ہیں۔ جس قوم کی جیبوں سے اس قدر رقم خطر ہر سال نکلے اس کی تباہی و بربادی۔ اور جس قوم کے خزانوں میں یہ داخل ہو اس کی دولت سندی اور طاقت دری میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ کیا یہ حالات زمینداروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندو سود خوار اس طرح ان کا خون پونجھیں ان کا خاتمہ کر دیں۔ اگر نہیں۔ تو انہیں فرسہ کی بلا سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی سر توڑ کوشش کرنی چاہیے۔ جس کی سوائے اسکے اور کوئی صورت نہیں ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سود خواروں سے فرسہ لینا اپنے لئے قطعاً حرام سمجھ لیں۔ اور سودی لین دین کو تو اسلام نے حرام ہی قرار دیا ہے۔ دوسرے بیاہ شادی۔ موت تو

کی نقول رسوں کو قطعاً چھوڑ دیں۔ فضول خرچیوں اور اسراف سے یک طنت باز آجائیں۔ کھانے اور پہننے میں سادگی اختیار کریں۔ اور اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہیں۔ تاکہ خاص حالات میں قرض لینے کی بجائے اس رقم سے کام چلا سکیں

ہندوؤں کے دم خم

مائٹراف انڈیا میں ہندو مسلم فسادات کی ذمہ داری آریہ سماج پر عائد کرتے ہوئے تحریک کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بارے میں تحقیقات کر کے فتنہ کے منبع کو بند کرے۔ اس پر لالہ لاجپت رائے نے سندھ ہندو پراونشل کانفرنس کے اجلاس سکھ منفقہ ۳ مئی میں فرمایا:۔ آریہ سماج کو دیا دنیا ایک نوزیر جنگ کے اعلان کے مترادف ہو گا۔ اور جس دن گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا۔ اس دن ساری کی ساری ہندو دنیا اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی اور سدا چہ کی جو جنگ بھارت نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ بھی اس دن فتح ہو جائیگی

جو قوم سلطنت برطانیہ ایسی طاقت و حکومت کو اس طرح دھکا سکتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو جس قدر خطرات ہو سکتے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ ہندو گورنمنٹ کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بہت ہی کمزور اور ناتوان سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے پہلا قدم مسلمانوں کے ہی خلاف اٹھایا ہے۔ جسے روز بروز تیز کر رہے ہیں۔ اگر تمام کے تمام مسلمان بیدار ہو جائیں۔ تو لیکن نہیں ہندو ان کا بال بھی بیٹکا کر سکیں۔ اور ہندوؤں کو وہی سماں نظر نہ آجائے جو مسلمان فاتحین کے متھی بھر ہراہیوں کے مقابلہ میں ان کی مڈی دل فوجوں کا پوچکا ہے۔ مسلمانوں کو اس مذہبی جنگ کو اسی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ فتح کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ جس کامرانی کے ساتھ ان کے آباء اجداد نے ہندوؤں کے مقابلہ میں ملکی لڑائیاں فتح کیں۔

سرحدی ملانے

ہمارے ایک ہریان اخبار سرحد پشاور کا مٹی کا پرچہ چمکر اس مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو ملانوں کا ناچ کے عنوان سے اس میں شائع ہوا ہے۔ مضمون میں یہ مذکور ہے۔ کہ جمعہ کے دن چار پانسو ملانوں کا ایک انبوہ کثیر شاہی باغ میں جمع ہو جاتا ہے۔ جہاں کچھ ملا اشتعار پڑھتے ہیں۔ جن کی سران پر کم عمر کے ناچتے ہیں۔ جن کی حرکات اور بازی رقاصہ کی حرکات

میں کچھ تیز نہیں ہوتی۔ افلاقی لحاظ سے اس جگہ رقص و سرود کا جس قدر برا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ تو ظاہری ہی ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ان رقصوں کے باعث مقناذ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور کئی ملانے موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ یہ حالات بیان کرنے کے بعد اخبار مذکور بصد حسرت و انوس لکھتا ہے:-

یہ حالت ہمارے اس دینی طبقہ کی ہے۔ جو کہ ہماری نمازوں کے ٹھیکہ دار اور ہماری مساجد کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور بات بات پر کفر کے فتوے دینے کے لئے تیار بیٹھے رہتے ہیں علماء کو چاہیے۔ کہ وقت کی ضرورت کو پہچانیں۔ اور اس قسم کے اشتغال کو ترک کر کے مسلمانوں کی بہتری و بہبودی میں اپنے اوقات صرف کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو اپنا اثر و رسوخ بالکل کھو بیٹھیں گے۔ اور عضو معطل ہو کر رہ جائیں گے۔

سرکاری محکموں میں مسلمان ملازموں کی مشکلات

آج کل سرکاری محکموں میں مسلمانوں کو جس قدر مشکلات درپیش ہیں۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ پہلے ہی مسلمان ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ اور ان کی جان بھی ہر وقت ہندوؤں کی متھی میں رہتی ہے۔ اگرچہ ہمیں چین نہیں آتا۔ جب تک مسلمان ملازمین کو نکال نہ لیں۔ حال میں شیخ صاحب بہادر راولپنڈی کے محکمہ کے جو حالات اخبار ترجمان سرحد راولپنڈی نے شائع کئے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ تمام عملہ میں صرف ایک معمولی اسامی پر ایک مسلمان ہے۔ اور وہ بھی ہندوؤں کی آنکھ میں شل خار سمجھتا ہے۔ پہلے ایک مسلمان سہی کرامت حسن ناظر عدالت تھا۔ جس پر ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اور جب مقدمہ چلانے میں راز ہائے سر بستہ کے انکشاف کا خطرہ ہوا۔ اور چاہ کن راچہ در پیش کی حقیقت واضح ہونے لگی۔ تو بلا ٹانے کی خاطر اسے گورنمنٹ تبدیل کر دیا گیا۔ اس طرح پہلے بھی تین چار ہندو مسلمانوں پر ہاتھ صاف کیا گیا۔ چنانچہ بعض تو معطل ہو کر ہندو گروہی کا شکار ہوئے۔ بلکہ آف کورٹ کے تین تریبی رشتہ دار پہلے سے مستقل ہیں۔ حالانکہ ہائی کورٹ کا حکم ہے۔ کہ سول ڈیپارٹمنٹ میں دو سے زیادہ رشتہ دار نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک ہندو امیدوار کو جو ضعیف العمر ہے۔ کرامت حسن کی جگہ مستقل کر دیا گیا اور کرامت حسین کو سب حج صاحب گورنمنٹ کی کچھری میں اہلہ لگایا گیا یہ صرف ایک مثال ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ ورنہ ہر محکمہ اور ہر جگہ مسلمان ملازموں کو ایسی قسم کے خطرات درپیش ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا خاص انتظام کرے۔ جن کی پنجاب میں آبادی تمام دیگر اقوام کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کو سرکاری

میں کچھ تیز نہیں ہوتی۔ افلاقی لحاظ سے اس جگہ رقص و سرود کا جس قدر برا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ تو ظاہری ہی ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ان رقصوں کے باعث مقناذ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور کئی ملانے موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ یہ حالات بیان کرنے کے بعد اخبار مذکور بصد حسرت و انوس لکھتا ہے:-

شدھی بازوں کی اپنی حالت

مسلمان جو اسلام کی بدولت باہم ترقی - اوج تہذیب و نعت
 مبنی اخلاق اور کمال مذہب پر پہنچے - انہیں ہندو شدھی کے
 ذریعے کہاں لے جانا چاہتے ہیں - ذرا ملاحظہ فرمائیے ۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء
 ملاحظہ فرمائیے - ہندو جاتی کے مابہ ناز فرزند لالہ دیوی چنداچم -
 ہوشیار پوری اس تہہ حالی اور پست خیالی کا نقشہ اس طرح
 کھینچتے ہیں :-

۱۔ سید کچھ میں مجھے جہالت سے اُدھے ہوئے سمندر نظر آئے
 استریوں کی ضیف الاعتقادی - تو اہمات پرستی - اندھ دشواری
 غلط دان پرمانی - جیا کی کمی - جھوٹی بھگتی - جھوٹا دیراگ تیاگ
 بے عقلی - لاعلمی نے میرے دل پر فاض اثر کیا - پرش کو استریوں
 سے مجبور کئے جانے پر دھن تیرھ خرچ کرتے میں نے دیکھا -
 سادھوؤں - سنتوں کے پاؤں دھوئے اور ان کے پاؤں
 کے نیچے کی خاک اٹھا کر اپنے برتن میں ڈالتے ہوئے استریوں
 کو میں نے دیکھا - نانگے سادھوؤں کو سلف کے لئے روپیہ دیا
 کرتی ہوئی ان کے آگے نتھامٹتے ہوئے اور ان سے بھولنا
 لینے ہوئے استریوں کو میں نے دیکھا - ننگے سادھوؤں کو
 دگبری لہکر لوگ پوجتے تھے - یہ بے حیائی اور بے شرمی
 ہماری جاتی میں پائی جاتی ہے - میسویں مدی میں بھی ننگے
 سادھوؤں کو دیکھ کر ہمارے بھائی وہ نہیں پر سن ہوتے ہیں -
 ہندو ہما سبھا اور نہ ہی ساتن دہرم ہما سملین کے پنڈال میں
 کسی بیڈرنے ننگے سادھوؤں کے برخلاف آداٹ اٹھائی ۱۱
 کیا ہندوؤں کے لئے ضروری نہیں ہے - کہ مسلمانوں کو
 طرح طرح کے لالچوں - ترغیبوں اور دھوکہ بازوں سے شدھی
 کے سبق پڑھانے کی بجائے چلے اپنے گھر کی اصلاح کریں -
 اور ہندو دنیا کے سامنے اپنے آپ کو منہ دکھانے کے قابل نہ بنیں

مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں ارادے

۲۔ آج یہ حالت ہے - کہ بھارت کے شدھی باز سنگھشیوں نے
 فرزند ان تو حید پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے - زر سے
 زرد سے - زاری سے - جیل سے - کر سے ان کو انکی ہوشیوں
 کو اور ان کے بچوں کو منہ کر رہے ہیں - اور بھرے جلسوں میں
 ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں - کہ جب تک ہم تم
 خدا پرستوں کو اپنی طرح گو سالہ پرست نہ بنا لیں گے ہم پر
 خواب و خور حرام ہے ۱۱

یہ وہ الفاظ ہیں - جو معاصر زمیندار نے اپنے ۲۷ اپریل
 کے پرچہ میں شائع کئے ہیں - کیا مسلمان ان کو پڑھ کر بیدار نہ ہوں گے
 اور ہندوؤں کے ان خطرناک ارادوں کے مقابلہ میں اپنی
 حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کریں گے ۱۱

ایک ہندو ڈاکٹر اور اچھوت مرخصیہ

گاندھی جی نے اپنے اخبار "نیگ انڈیا" کی ایک تازہ
 اشاعت میں اس واقعہ پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے کہ
 ایک ہندو ڈاکٹر نے اپنے آپ کو اونچی ذات کا بھنٹا تھا - اپنی
 ذات کے ایک سکول ماسٹر کی بیوی کو جو بچہ پیدا ہونے پر شدید
 تپ میں مبتلا ہو گئی تھی - فیس وصول کئے بغیر دیکھنے سے انکار کر دیا -
 اور جی فیس گاہوں کے ساہوکار نے ادا کرنے کی نہانت دے دی
 تو وہ اس شرط پر مرخصیہ کو دیکھنے کے لئے گیا - کہ مرخصیہ کو گھر سے
 باہر لایا جائے - وہ اچھوتوں کے گھر میں نہیں جائیگا - یہ شرط
 بھی جو اگرچہ پست کڑی تھی - کیونکہ صرف دو دن کی زچہ کو سخت بیمار
 کی حالت میں بستر سے اٹھا کر باہر لانا بہت تکلیف دہ امر تھا -
 منظور کرنی گئی - تو ڈاکٹر نے اپنے ہاتھ سے اس کو تھام بیٹھ لگانا
 منظور نہ کیا - اور ایک مسلمان کی وساطت سے جس نے ڈاکٹر سے
 تھرا میٹر لے کر مرخصیہ کو لگایا - اور مرخصیہ سے لے کر ڈاکٹر کو دیا -
 اسکی حرارت دیکھی - اور منونیا تاکر دو ٹی لکھدی - لیکن مرخصیہ
 دوسرے دن مر گئی -

اس واقعہ کے خلاف انسانیت ہونے میں تو کوئی شک ہی
 نہیں - اور خاص کر اس صورت میں جبکہ ایک نفیم یافتہ اور ایسے
 شخص سے سرزد ہو - جس کا فرض ہے - کہ ہر انسانی جان بچانے
 کے لئے اسکانی سعی سے دریغ نہ کرے - لیکن اس سے بھی
 زیادہ خلاف انسانیت وہ مذہب ہے - جو بعض انسانوں کو اعمال
 اور بعض کو ادنیٰ قرار دیتا ہے - اور اسکی اپنے پیرؤوں میں
 اس قدر سنگدلی پیدا کر دی ہے ۱۱

اگر مسلمان ڈاکٹر ایسے مرخصیوں کا علاج کرنے میں خاص
 شفقت اور توجہ کریں - جنہیں ہندو ذلیل سمجھ کر اپنے پاس بھی
 نہیں آنے دیتے - تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ایک بہت بڑے
 حصہ کے لئے نہ صرف جسمانی صحت کا بلکہ روحانی صحت کا بھی باعث
 بن سکتے ہیں ۱۱

کیا احمق گدھا کے الفاظ بے معنی ہو گئے

اللہ آباد کی ایک نمائش میں ایک ہندوستانی لڑکی کے
 ہاتھ سے ایک صاحب بہادر نے گواچھین لیا - جس پر لڑکی نے

لگی - اور صاحب بہادر میم صاحبہ کے سمیت آگے بڑھ گئے - لڑکی
 کو رونا دیکھ کر پنڈت مالویہ صاحب کے ایک صاحبزادے نے
 صاحب بہادر کو ادا پس کرنے کئے لئے کہا - جس کے جواب میں
 انہیں احمق گدھا کا خطاب ملا - جسے انہوں نے ہنسا بھکر
 جائنت مجھڑٹ الہ آباد کی عدالت میں ہتک عزت کا مقدمہ دائر
 کر دیا - لیکن مجھڑٹ نے بیانات سننے کے بعد مقدمہ خارج کر دیا -
 اور فیصلہ میں لکھا - احمق گدھا کے الفاظ ایسے کثرت سے استعمال
 کئے جاتے ہیں - کہ اب یہ بے معنی ہو گئے ہیں ۱۱

اگر یہی الفاظ کسی یورپین کے متعلق استعمال کئے جاتے -
 اور پھر یہ فیصلہ دیا جاتا - تو ایک بات بھی تھی - کسی ہندوستانی کینتھلی
 خواہ وہ پنڈت بن موہن مالویہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو یہ کہہ دینا کوئی بڑا
 بات نہیں - اور میں تو اندیشہ ہے - کہ اگر ہندوستانیوں کے متعلق یہ
 الفاظ اسی کثرت سے استعمال ہوتے رہے - جس کا حال جائنت مجھڑٹ
 صاحب الہ آباد نے اپنے فیصلہ میں دیا ہے - اور مجھڑٹ صاحب ان
 کے استعمال کرنے والوں کی ایسی طرح حوصلہ افزائی کرتے رہے تو ہندوستانیوں
 کا یہ نام ہی نہ قرار پایا جائے - اور وہ ایسی نام سے پکارے جانے لگیں ۱۱

آریوں کی اسلام کے خلاف تیاریاں

آریہ اخبار پرکاش دہلی ۱۵ مئی لکھنا ہے :- آریہ پرستی مذہبی سبھا
 پنجاب کے ماتحت لاہور میں دیانند اپڈیشک دیوار قائم ہے - اس میں
 دیوار کشیوں کی ایک تعداد ایسی ہے - جو عربی پڑھ رہے ہیں - اور مسلمانوں
 کی سیوا کیلئے تیار ہو رہے ہیں ۱۱

ہیں آریوں - کہ عربی پڑھنے سے تو قطعاً کوئی فائدہ نہیں - ہم تو انہیں
 خود پڑھانے کیلئے تیار ہیں - جب سارے اسلام کے خلاف ہونے کے
 وقت اپنی عربی دانی سے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا - تو آریہ سبھا کے کیا
 کر لینگے - لیکن اس بات کا افسوس ضرور ہے - کہ آریہ تو ہر قسم کی کوشش
 کر رہے ہیں - اور مسلمان بالکل غافل پڑے ہیں - بے شک مسلمانوں کا
 سنسکرت پڑھ کر آریوں کی مقدس کتابوں کے راز ہائے سرسبت سے
 آگاہ ہونے کی کوشش کرنا بہت مشکل امر ہے - کیونکہ آریہ اپنے
 گھر کی حالت سے واقف ہونے کی وجہ سے کبھی گورا نہیں کرتے
 کہ کوئی شخص سنسکرت پڑھ کر دیدوں کی تعلیم تک پہنچ سکے - لیکن
 اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طریق ہیں - جن سے آریہ سماج
 کو شکست ناش دی جا سکتی ہے - اور خدا کے فضل سے احمدی
 مبلغ آئے دن اپنی ذرائع سے آریوں کو شکستیں دیتے رہتے
 ہیں - پس مسلمانوں کو چاہیے - کہ دیگر مذاہب خصوصاً آریہ اور
 عیسائیوں کے مذہب کے متعلق اچھی طرح تیاری کریں - اور پھر
 اس سے کام بھی لیں ۱۱

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
محمد کو علی سوا اللہ بھیج
کھوالہ

مسلمانان ہند امام جماعت حمید کا خطاب اسلام و مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

(نمبر ۲)

تعمیردی فقرات (مندرجہ افضل، اربئی) سے
آپ کچھ گئے ہونگے کہ آپ خواہ کسی شعبہ زندگی میں حصہ لے رہے
ہیں۔ آپ اسلام کی خدمت اپنے دائرہ میں خوب جی طرح کر سکتے ہیں
اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مندرجہ ذیل امور میں سے سب
میں یا بعض یا کسی ایک میں حصہ لیکر آپ اسلام کی خدمت میں حصہ
لے سکتے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں میں بیکاری حد سے بڑھی ہوئی ہے
اور انہیں اس انتظار سے بچنے کا کوئی راستہ معلوم نہیں دیتا ہے۔
(۱) اگر آپ مسلمانوں کی تمدنی حالت درست کرنے میں مدد کر
سکتے ہیں۔ اور کسی حکم میں مسلمانوں کی ملازمت کا انتظام کر سکتے ہیں
تو آپ آج سے افرارہ کریں۔ کہ جہاں تک آپ کے اختیار میں ہوگا۔
آپ جائزہ طور پر مسلمانوں کی بیکاری دور کرنے میں مدد دینگے۔ اور
اپنے اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گوردہ اپور کو
اطلاع دیں۔ جسے اس کام کے لئے میں نے مقرر کیا ہے۔

(۲) چونکہ کئی مسلمان مسلمانوں کی ضرورت کو پورا کرنے
کا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہیں مناسب آدمیوں کا علم نہیں
ہوتا۔ اس لئے آپ کو اگر ایسے مسلمانوں کا علم ہو جو کسی قسم کے
روزگار کے متلاشی ہیں تو ان لوگوں کو تخریک کریں۔ کہ وہ اپنے
نام سے صیغہ ترقی اسلام کو جسے موجودہ فتنہ کے دور کرنے کے
لئے میں نے قائم کیا ہے۔ اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی ایک
اسلامی خدمت ہوگی۔ یہ صیغہ ہر جگہ تخریک کر کے مسلمانوں کی بیکاری
کے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳) اگر آپ پیشہ ور ہیں۔ اور آپ کے نزدیک آپ کے پیشہ
کے درجہ سے ملک کے مختلف گوشوں میں انسان روزی کما
مکتا ہے۔ تو آپ یہ ارادہ کریں کہ آپ مسلمان مستحقین کو اپنا پیشہ
کھا کر انہیں کام کے قابل بنانے کی ہر سعی کو استعمال کریں گے اور

اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔
(۴) چونکہ بہت سے لوگ اپنے پیشے سکھانے چاہتے ہیں۔
لیکن مستحق آدمیوں کا ان کو علم نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر آپ پیشہ
سکھا نہیں سکتے۔ مگر آپ کو ایسے نوجوانوں کا حال معلوم ہے جو
مناسب پیشہ نہ جاننے کے سبب بے کار ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں
کے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی
اسلامی خدمت ہوگی۔

(۵) مسلمان ہر جگہ ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ
صاحبِ رسوم ہیں۔ اور اسلام کی خدمت کا درد اپنے دل میں
رکھتے ہیں۔ تو آپ آج سے ارادہ کریں۔ کہ مسلمان مظلوموں
کی مدد کے لئے آپ حتی الوسع تیار رہیں گے۔ اور اپنے ارادہ
اور پختہ سے مذکورہ بالا صیغہ کو اطلاع دیں۔ تا جو کام آپ کے
مناسب حال ہو۔ اس سے آپ کو اطلاع دی جائے۔

(۶) اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو یہ بھی آپ کی اسلامی
خدمت ہوگی۔ کہ آپ ایسے مظلوموں کے ناموں اور پتوں سے
صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیں۔ تا جہاں تک اس کے امکان
میں ہو۔ اصلاح کی کوشش کریں۔

(۷) اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اقتصادیات کا علم دیا ہے۔
اور ذہن رسا عطا کیا ہے۔ اور آپ کو بعض ایسے کام اور
پیشے معلوم ہیں جن میں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ تو اس کے
متعلق صیغہ مذکورہ کو تفصیلی علم دیں۔ تا اگر اس کے نزدیک وہ کام
یا پیشہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں۔ تو وہ ان کی طرف انہیں
توجہ دلائیں۔

(۸) اگر آپ کو بعض ایسے حکموں کا حال معلوم ہو جن میں
مسلمان کم ہیں۔ اور ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے
تو ان سے صیغہ مذکورہ کو اطلاع دیتے رہیں۔ یہ بھی ایک اسلامی خدمت ہے۔

(۹) اگر آپ باسوخ آدمی ہیں۔ اور اپنے علاقہ کے حکام
پر اثر رکھتے ہیں۔ تو آپ اپنا نام اس غرض کے لئے پیش کر سکتے
ہیں۔ کہ اگر اس علاقہ کے مسلمانوں کی کسی ضرورت کے لئے کسی
ڈیپوٹیشن کی ضرورت ہو۔ تو آپ اس میں شامل ہونے کے
لئے بشرطیکہ آپ کے حالات اجازت دیں۔ طیارہ ہیں۔

(۱۰) بعض تعلیمی صیغے ایسے ہیں۔ کہ ان کی طرف توجہ مسلمانوں
کے آئندہ مفاد کے لئے از حد ضروری ہے۔ پس اگر آپ
پر وقیر ہیں۔ یا تعلیم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو ایسے
تمام تعلیمی شعبوں سے صیغہ مذکورہ کو اطلاع دیتے رہیں۔ جن
میں مسلمان کم ہیں۔ اور جن میں شمولیت مسلمانوں کے لئے مفید
ہے۔ اور خود بھی مسلمان طالب علموں کو تخریک کرتے رہیں۔
کہ وہ ان شعبوں میں داخل ہوں۔ تا آئندہ اسلامی کام میں مفید
ہو سکیں۔

(۱۱) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے آسودگی دی ہے۔ اور
اولاد عطا دی ہے۔ اور اسلام کی خدمت کا شوق دیا ہے۔ تو
آمداد عند پرانی لکیر پر ہیکر ایک ہی لائن پر اپنے بچوں کو نہ
چلائیں۔ بلکہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے سے پہلے اپنے
احباب سے مشورہ کریں۔ کہ کس تعلیم سے نہ صرف بچ ترقی کر سکتا
ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ صیغہ مذکورہ بالا
کو اطلاع دینے پر وہ بھی ہر قسم کا مشورہ دینے کے لئے تیار رہیں گے۔
اگر اس کا مشورہ آپ کو مفید نظر آئے۔ تو اس پر آپ عمل کر سکتے ہیں۔
(۱۲) آپ اس طرح بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔
کہ خود ہی سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی
سادہ زندگی اختیار کرنے کی تخریک کریں۔ سادہ زندگی قربانی
کی روح اور نجات پیدا کرتی ہے۔ جس کی قومی ترقی کے لئے
از حد ضرورت ہے۔

(۱۳) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے عزت دی ہے تو غریب
سے۔ اور اگر آپ شہری ہیں۔ تو قصبائیوں سے تعلق برقرار رکھیں۔
تا اسلامی برادری کا احساس قلوب میں پیدا ہو۔ اور اس کا چھوڑنا
طیلتح پر گراں گذرے۔

(۱۴) اگر آپ کو توفیق ملے۔ تو تعدادن باہمی کی انجمنیں
علاقوں میں قائم کریں۔ لیکن اس کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت
ہے۔ ذرا سہی بددیانتی بلکہ عقلمندی سے ہی اس قسم کی انجمنیں
بجائے فائدہ دینے کے ضرر رساں ہو جاتی ہیں اور بغض و
عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۵) ہندو مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں۔ اور کھانے
کی چیزیں ان سے نہیں خریدتے۔ نہ ان کے کپے پہن گھانے
کھاتے ہیں۔ اس کا یہ نقصان ہو رہا ہے کہ (۱) تو مسلم توام
چونکہ چھوت کرنے والے کو بڑا خیال کرتی آئی ہیں۔ وہ مسلمانوں

کو اس سلوک پر راضی دیکھ کر یہ خیال کرتی ہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں سے ادنیٰ سمجھتے ہیں۔ اور اس خیال کو جوہر سے وہ ہندوؤں کی طرف جانے کو پسند کرتی ہیں۔ (۲) کہ وہ ہندوؤں کو پندرہ سالہ مسلمانوں کے گھروں سے ہندوؤں کے ہاں جاتا ہے جس کی دلیلی کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کی چیزوں کو مسلمانوں سے نہیں خریدتے ہیں آپ آج سے ہمدرد کریں۔ کہ کسی ہندو کی بیٹی ہوئی یا اس کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیز کا استعمال نہیں کرنا۔ جب تک کہ ہندو اپنی روش کو بدل کر مسلمانوں سے خریدنا اور ان کے ہاتھوں کا کھانا نہ شروع کر دیں۔ اس طرح کروڑوں روپیہ مسلمانوں کا تریخ جائیگا۔ (۳) ہزاروں لاکھوں نو مسلم شدہ سے محفوظ ہو جائیگا۔ (۴) ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کام مل جائیگا۔ ہندو صاحبان اس کا نام بائیکاٹ کہتے ہیں۔ اسے سنا دیتے ہیں۔ مگر یہ رائے انکی غلط ہے۔ اگر یہ بائیکاٹ اور سنا دے۔ تو وہ اتنے عرصہ سے بچوں اس بائیکاٹ کو راج اور اس فساد کو کھڑا کرتے آئے ہیں۔ آج مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا راز اس بھوت کے مسئلہ میں مخفی ہے۔ ہر ایک جو اس کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ قومی غدار یا قومی ضروریات سے غافل ہے۔ میں نے آج سے چار سال پہلے سے اس آواز کو اٹھایا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس طرف توجہ کے ساتھ ہی مسلمان اقتصادی آزادی کا رانس لینے لگیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ تمام مسلمانوں کو بار بار متحرک کرنے رہیں۔ اور اس کے متعلق لیکچر کراتے رہیں۔ ضرورت کے وقت آپ مینہ ترقی اسلام سے مدد لے سکتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے اطلاع آنے پر لیکچر بھیجے جاسکتے ہیں۔

(۱۴) مسلمانوں کو اس امر کی بار بار تحریک کرنی چاہیے۔ کہ وہ وقتی طور پر اپنے جوش کا اظہار کرنے کی بجائے استقلال سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر ایک فساد جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسلام کو مادی اور روحانی طور پر کمزور کر دیتا ہے جس سے فساد سے بچنے اور مستقل ارادہ سے کام کرنے کی طرف آپ اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو متحرک کرتے رہیں۔

اس وقت تک میں نے دیوبند تلامیہ رہنمائی ہیں۔ اور ان کو پہلے بیان کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ زیادہ اہم ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی ہو رہی ہے۔ کہ لوگ دین کی بات کو فراموش کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس میں نے یہاں کہ جو لوگ دین سے بے پرواہ ہیں۔ وہ بھی اس طرف متوجہ ہو جائیں دینی کاموں میں سے مفصلہ ذیل آپ کر سکتے ہیں۔

(۱۵) آپ کے محلہ اور آپ کے گاؤں میں ایسے لوگ ہیں۔ جن کو ہندو آہنزیب نے ہزاروں سالوں سے غلام بنا رکھا ہے۔ بلکہ جو ہندو کہتے ہیں کہ ان کا مذہب کروڑوں سال سے ہے۔

اس صورت میں یہ اقوام کروڑوں سال سے جاوڑوں سے بدتر سلوک برداشت کرتی چلی آئی ہیں۔ ان کی ہدایت کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو جس جگہ کو شمش کرنا آپ کے نزدیک مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع فوراً صیغہ ترقی اسلام کو بیحدی بناوہ حتی المقدور اس کام کو بجالانے کی کوشش کریں۔

(۱۸) مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے جو کہ وقتاً فوقتاً اشتہارات کی تنظیم کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر آپ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں۔ کہ آپ ہر سال اشتہارات کو مناسب موقعوں پر اپنے شہر یا محلہ میں لگا دیں گے۔ تو یہ بھی ایک دینی خدمت ہے۔

(۱۹) جو کما اس قدر عظیم الشان کام بغیر عام تربیت کے نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ چاہیں۔ اور آپ کے لئے ممکن ہو۔ تو ایک خدمت آپ اس وقت یہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس لٹریچر کو منگو کر جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق شائع کرایا جائیگا۔ اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ صیغہ ترقی اسلام ہدایت چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ موجودہ ٹریکٹ کے سائز کے شائع کرائے۔ جو سستے داموں دیئے جائیں گے۔ ان کو اگر آپ مناسب قیمت پر اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ تو آپ فائدہ ہی اٹھا سکتے ہیں۔ اور خدمت اسلام بھی کر سکتے ہیں۔

(۲۰) اگر آپ کے قصبہ اور شہر میں کوئی اسلامی انجمن ایسی نہیں جو تبلیغی کام میں حصہ لے رہی ہو۔ تو آپ ایسی انجمن کو قائم کر کے دینی خدمت کر سکتے ہیں۔ انجمن کے قیام کے لئے صرح مشورہ دینے یا بعد میں اس کے جلسوں پر لیکچر دینے کے لئے صیغہ ترقی اسلام کو لکھنے پر جہاں تک ممکن ہو گا۔ آپ کی مدد لیکچر اور بیچ کر کی جائے گی۔

(۲۱) ہندوؤں کے علاقہ میں خفیہ خفیہ شدہ کی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ آپ ایک بہت بڑی خدمت اسلامی کریں گے۔ اگر آپ ان کی حرکات کو ناظر رہیں۔ اور جس وقت اپنے علاقہ کے متعلق یا کسی خاص شخص کے متعلق ذرا سا شبہ پڑے۔ تو صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ تاہذا اس کے تدارک کی کوشش کی جائے۔

(۲۲) بیوائوں۔ معلوم عورتوں اور یتیموں کو آریہ اور سخی خصوصاً بیکار ہے ہیں۔ آپ ایک بڑی خدمت اسلام کریں گے۔ اگر ان کے حالات پر نگاہ رکھیں۔ اور ان کی مدد اور ہمدردی کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

(۲۳) اگر آپ کو شوق تبلیغ ہے۔ اور آپ عربی کی تعلیم رکھتے ہیں۔ یا کم سے کم انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہیں۔ تو ہم غمی خوشی سے آپ کی فہرستی تعلیم سے استفادہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تبلیغی کام کے لئے تین ماہ سے چھ ماہ تک عرصہ کافی ہو گا۔ اگر اتنے

عرصہ کے لئے آپ خدمت نکال کر دینی تعلیم حاصل کر لیں۔ تو اس طرح آپ اپنے طور پر تبلیغ اسلام کے لئے بہت مفید ہو سکیں گے۔

(۲۴) اگر آپ کے ہاں پہلے سے انجمن قائم ہے۔ تو آپ تبلیغی لیکچر دینے یا مباحثوں کا انتظام کر کے خدمت اسلام کر سکتے ہیں اطلاع ملنے پر صیغہ مذکورہ آپ کی ہر طرح مدد کرے گا۔

(۲۵) آپ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے ایسے لیکچر دینے کا انتظام کر کے بھی جن میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کی جائیں اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر صیغہ مذکورہ آپ کی مدد کرے گا۔

(۲۶) آپ دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال میں سے ایک حصہ الگ کر کے دین اسلام کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس رقم کو جہاں آپ مناسب سمجھیں۔ اور جسے آپ سمجھیں کہ اسلام کی خدمت کو رہا ہے۔ اور دنیا تدارکی سے اسلام کی خدمت کو رہا ہے۔ نہ کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ مالی امداد اس وقت اپنی حیثیت کے مطابق کریں ضرور۔

(۲۷) آپ مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر کے کہ آپس میں گو ہمارے کس قدر اختلاف ہوں۔ لیکن دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ہمیں ایک ہو جانا چاہیے۔ اور اسلام کے محافظوں کو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو ہر حال اسلام کے دشمنوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیوں دینے والوں پر نفیلت دینی چاہیے۔ اور اسلام کی خدمت کے وقت ان کی پیٹھ میں نجر نہیں گھونپنا چاہیے۔ ایک بہت بڑی خدمت اسلام کر سکتے ہیں۔

(۲۸) آپ مسلمان زمینداروں میں یہ خیال پیدا کر کے کہ وہ اپنے علاقہ کی ادنیٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں بے تعلیق اسلام کی مدد کریں۔ خدمت اسلام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس وقت بہت سے مسلمان زمیندار ادنیٰ اقوام کی تبلیغ میں اس لئے روک پتے ہیں۔ کہ مسلمان ہو کر یہ ہمارے کام چھوڑا بیٹھے۔ یہ ایک دوسرے سے انہیں بتانا چاہیے۔ کہ یہ مسلمان نہیں گے۔ تو ہندوؤں کی نہیں گے۔ اور نہ صرف کام چھوڑیں گے۔ بلکہ دشمنوں سے ملکر ان کا مقابلہ کریں گے۔

(۲۹) آپ ایک بہت بڑی دینی خدمت کریں گے۔ اگر مسلمانوں کو ہر طرح جاس خضرہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ جو اس وقت اسلام کو پیش آرہا ہے۔

(۳۰) آپ کی خدمت اور رہی بڑھ جائے گی۔ اگر آپ ایسے لوگوں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت اسلام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوں

(۳۱) اگر آپ ان امور میں سے کسی امر کی تمہیں مدد کر سکتے ہو۔ یا تو آپ کم سے کم اس قدر مدد کر دیں۔ کہ اپنی زندگی کو اسلام کی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ اسلام کو ہرگز سے بچانے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقی

مسلمان مظلومین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح تاجی کا نام سریاں محمد شفیع صاحب کے نام اور ان کا جواب

بیسے چیف سکریٹری اوقاف لاہور میں ہیں۔ اور میں نے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ اس معاملہ میں آپ سے ملاقات کریں۔ میں نے اجری دلا کر بھی یہ تحریر کی ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اس معاملہ میں حاصل کو پیش ہونا چاہیے۔ کہ یہ ملک کی نظر میں اس راستہ کو ثابت کیا جائے۔ کہ ان فسادات میں مسلمانوں پر ایسا ظلم کی ضروری عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سلسلہ قتل و غارت اور نقصان مال کی ضروری ہندوؤں کے لئے ہے۔ جنہوں نے یہ گناہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر فساد کی آگ کو مشتعل کیا۔

فسادات لاہور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے جو اہتمام و اشاعت ہو رہی ہے۔ وہ افضل میں شائع ہو چکا ہے نیز جو اعلانات خان ذوالفقار علی خاں صاحب و مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے جو ان دنوں لاہور میں ہیں۔ شائع کئے گئے ہیں۔ وہ بھی افضل میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا ردوائی کے علاوہ جو خان صاحب اور مفتی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات کے ماتحت لاہور میں کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ایک نامہ سریاں محمد شفیع صاحب پر پریذیڈنٹ پنجاب مسلم لیگ کے نام ہی بھیجا گیا تھا جس کا جواب صاحب مذکورہ کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوا۔ اور بعد میں سید حسن شاہ صاحب آمیری سکریٹری مسلم لیگ لاہور کی طرف سے بذریعہ جواب موصول ہوا۔ یہ ہر دونوں اور خط ذیل میں دیج گئے جاتے ہیں۔

(خلیفۃ المسیح قادیان) ۹
تار میں لکھا گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان آپ کا تار موصول ہوا۔ انا دی گئی قائم کر دی گئی ہے۔ اور اس معاملہ میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ (سر محمد شفیع) ۱۰
خط سکریٹری مسلم لیگ لاہور بنام حضرت خلیفۃ المسیح قادیان کو لکھی گئی تھی کہ آپ کا جواب آپ نے سریاں محمد شفیع صاحب کے نام ارسال فرمایا ہے۔ مسلم لیگ لاہور میں ہنگامہ کو متعلق خلیفۃ المسیح قائم ہو گئی ہے۔ جس کے چیف سکریٹری صاحب ہی میرے نام لکھی گئی تھی کہ کام مسلمانوں کی تیار داری اور مظلوموں کی اعانت وغیرہ ہے۔ کئی ایک اس ہمدردی شکر باریاں کرتی ہو۔

تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنام پریذیڈنٹ پنجاب مسلم لیگ لاہور میں لیگ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت فسادات لاہور کے مسلمان مظلومین کی مدد کے لئے قری کاروائی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ اس معاملہ میں ہر دراجی امداد دینے کے لئے تیار

کی ترقی دیکھا۔ اگر آپ ان کاموں میں سے کسی ایک یا زیادہ کاموں کے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن لوں اس غرض اور مقصد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو بھی ایک فارم پر دستخط کر کے اور اپنا پتہ لکھ کر مذکورہ بالا آجمن کے نام ارسال کر دیں۔ تاکہ آپ کی خواہش پوری ہو اور اسلام کی خدمت میں آپ کو بھی حصہ ملے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ سستی سے کام نہ لیں گے۔ اور خود ہی اس سحر ایک میں شامل ہونگے۔ اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی تحریک کریں گے۔ انشائاً اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ وقت نازک ہے۔ اور حالات دم بدم بدل رہے ہیں۔ ایک ایک مرتبہ کی دیر خطر ناک ہے۔ آپ سوچ لیں۔ کہ کیا آپ سپین کی طرح اسلام اور مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ جانے پر رضامند ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو آپ کی ساری قوتوں کو اپنی طرف مشغول کرے۔ ایک زبردست اور منظم قوم کا ٹھکانہ۔ یہ مقابلہ کرنا ہے۔ اور بغیر اس نظام کے آپ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ اس فارم پر دستخط کرنے سے آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جب آپ سے کوئی تحریک کی جائے گی۔ تو آپ آزاد ہونگے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جو راہ چاہیں۔ اختیار کریں۔

والا خود عو شانا از المسجد لله رب العالمین
میرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ
قادیان دارالافتاء

دو احمدیوں کی کھول و ہتھوں کی جانیں بچائیں

جہاں ان کے ہمراہ ایک سب انسپٹر صاحب پولیس سٹیشن سپاہیوں اور جو امین صاحب ڈپٹی کے آئے اور انہوں نے سب سپاہیوں کو تھپتھپانے کے حوالہ کر دیا۔ جناب سید نور حسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ان واقعات کا علم تھا۔ اس لئے وہ دوسرے وقت میں میاں عبدالرحیم صاحب کی دوکان یران کا اس شجاعت مردانگی اور ہمدردی کے لئے شکر یہ ادا کرنے کو آئے اور ان کی مساعی متعلقہ قیام امن اور دفع فساد و شر کے لئے ان کی تعریف کی۔

میاں عبدالرحیم صاحب احمدی کو جو ایک سو امان میں زندگی کی دوکان کہتے ہیں۔ انہوں نے ۷ مارچ کو بیان کیا کہ۔ مناسبات کے دوران میں ایک دن میں اپنی دوکان سے اٹھ کر جب مہری مسجد کے چوک میں پہنچا۔ اور میرا بیٹا احمد الدین بھی میرے ساتھ تھا۔ تو دیکھا کہ ایک سبھی بڑا چانگ ایک شخص نے لائی کا دارا کرنا چاہا۔ مگر لاشی بھی ہر اس ہی معلوم تھی۔ کہ میں نے جھٹ بیچ سے بکڑی۔ اور سب کو بھاگ جانے کے لئے کہا۔ چنانچہ وہ بھاگ گیا۔ اسی طرح ایک سبھی سپاہی ایک گروہ میں گھر گیا۔ اس موقع پر بھی میرا عبدالرحیم صاحب اپنے بیٹے میاں امجد الدین صاحب اور اپنے بڑے بیٹے عبدالرحیم صاحب کی مدد سے اس کی جان بچائی۔ اور اسے ایک مکان میں بند کر دیا۔ اس کے بعد فوراً رنگ محل کی پولیس چوکی پر گئے۔

ان واقعات کے بعد ہی بعض گھروں اور دکانوں کو انہوں کو بچا کر میں پناہ دی۔ اور سارے حملہ کو دفعہ و فساد کی آگ سے بچا کر گورنمنٹ و سبک کی خدمت کی۔ (عبدالرحمن قادیانی لاہور)

اخبار الفضل کے لوکل خریدار

الفضل دیکھنے کا اشتیاق تو ہر لوگ احباب میں استقدر بڑا ہوا ہے کہ اسکا اندازہ لگانے کے لئے اس جرم کو دیکھ لینا چاہیے جو اخبار کے شائع ہونے کے دن دفتر ناظم مسیح روضت میں نظر آتا ہے۔ مگر انہوں سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر دوست سفید اخبار دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی دفتر سے متعلق ہونگی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں کہ اس اخبار کو فروغ دیا جائے۔ اس میں جناب خان ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر علی کی نظر قابل قدر ہے جو افضل کو فروغ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دفتر میں پرانے بلاتیمت جانا اور دیکھا جانا چاہیے۔ میں امید کرتا ہوں احباب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات پر کاربند ہونے کے سلسلہ کے اہتمامات فرمنا فرمنا چاہیں۔ جسے اب یہ نظام ہے کہ افضل کو فروغ دینا اسی شامل آدھوں ذرا کن فرم دیا کریں۔ جس روز کہ آخری کاپی جیسی ہے لینے

میں نے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ اس معاملہ میں آپ سے ملاقات کریں۔ میں نے اجری دلا کر بھی یہ تحریر کی ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اس معاملہ میں حاصل کو پیش ہونا چاہیے۔ کہ یہ ملک کی نظر میں اس راستہ کو ثابت کیا جائے۔ کہ ان فسادات میں مسلمانوں پر ایسا ظلم کی ضروری عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سلسلہ قتل و غارت اور نقصان مال کی ضروری ہندوؤں کے لئے ہے۔ جنہوں نے یہ گناہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر فساد کی آگ کو مشتعل کیا۔

میں نے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ اس معاملہ میں آپ سے ملاقات کریں۔ میں نے اجری دلا کر بھی یہ تحریر کی ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اس معاملہ میں حاصل کو پیش ہونا چاہیے۔ کہ یہ ملک کی نظر میں اس راستہ کو ثابت کیا جائے۔ کہ ان فسادات میں مسلمانوں پر ایسا ظلم کی ضروری عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سلسلہ قتل و غارت اور نقصان مال کی ضروری ہندوؤں کے لئے ہے۔ جنہوں نے یہ گناہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر فساد کی آگ کو مشتعل کیا۔

مسلمانوں کو مالی حالت مضبوط کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے

جیسا کہ اسی کے مفصل کے ایڈیٹوریل میں بوضاحت بتایا گیا ہے۔ ہم ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔ موجودہ حالات میں چونکہ مالی قربانی ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔ اس لئے ہمارے لئے لازم ہے کہ اپنے تئیں اس طرح تیار کریں جس سے ہم زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے قابل ہو سکیں۔

اگر ہر جماعت کے بیکار لوگوں کو برسر کار کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو بلاشبہ ہماری مالی حالت کو ایک بڑی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں میں یہ دبا چھیلی ہوئی ہے کہ جو شخص بھی تھوڑی سی تعلیم حاصل کر لیتا ہے۔ ملازمت کو ہی معاش کا واحد ذریعہ تصور کرنے لگتا ہے۔ لیکن ہندو اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں ۱۰ فیصدی انہماض زراعت۔ ۱۰ فیصدی صنعت و حرفت۔ ۶ فیصدی تجارت اور صرف ۱۶ فیصدی ملازمت پر گزارا کرتے ہیں۔ آپ غور فرمائیں۔ کہ اس حالت میں کبھی کبھار ملازمت کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ سب سے پہلے کس طرح گنجائش ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیکاری کی فکرتیں عام ہے۔

ہندوستان میں صرف ۱۶ فیصدی آدمی تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن اگر بیکاری کی طرف دیکھا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید ہندوستان میں ایک تہائی بھی ناخواندہ ہیں۔ اگر تیس روپیہ ماہوار کی آسامی کے لئے امیدوار طلب کئے جائیں۔ تو چند ہی دنوں میں دو ڈیڑھ ہزار جوانوں کی پوری پلٹن مرتب کی جاسکتی ہے۔ چند ماہ ہوئے گورنٹ ہند کے مختلف دفاتر میں عارضی ملازمت کے لئے ایک سو بیس جگہیں خالی ہونے والی تھیں۔ جن کے واسطے قبیل عرصہ میں زبردست سفارشنوں کے ساتھ تیرہ سو سے بھی زیادہ درخواستیں موصول ہو گئیں۔ امیدواروں میں زیادہ تعداد بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ اے وغیرہ نوجوانوں کی تھی۔

ان حالات کو زیر نظر رکھتے ہوئے سوچو۔ کہ تعلیم سے فرغت پاتے ہی ملازمت کی تلاش میں رات دن ایک کر دینا کہاں تک ہوشیاری اور داناہی ہے۔ لیکن اگر ہمارے نوجوان حصول تعلیم کے بعد زراعت و صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ترقی کا ایک بڑا میدان خالی پائیں گے۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں ۱۰ فیصدی انہماض کا لٹھہ زراعت پر ہے۔ گویا ملک کے لئے زراعت بطور ریشہ کی ہڈی کے ہے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے۔ کہ زمیندار دست تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت کیلئے دوبارہ پھرنے کی بجائے اپنے آبائی پیشہ میں ترقی دہندوئی کیلئے کوشاں ہوں۔ بدقسمتی سے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک کاشتکار کا دوا کا زہر تو علم

میں ہو کر تمام اثاثہ البیت۔ زمین اور مویشی فروخت کر کے ملازمت کے لئے دور بدھیرا۔ ہزار ذلت دروہائی کے ساتھ خود بھوکا مارا اور عیال کو برباد کیا مگر زراعت کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ اگر زمیندار تدریس پسندی کو چھوڑ کر جدید علوم و جدید آلات کی روشنی میں پیشہ کی نسبت بہتر بن چلا۔ بہتر خرچہ کرنا۔ بہتر مویشی پالنا اور بہتر طریق پر اپنی اجناس کو فروخت کرنے کا سلیقہ حاصل کر لیں تو بہت کچھ اصلاح و ترقی ہو سکتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے۔ جس پر عامل ہو کر امریکہ کی ذرا تھی آمدنی بقدر ۶۰۰ روپیہ سالانہ کے پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں گندم کی اوسط پیداوار ۱۲ من فی ایکڑ ہے۔ مگر انگلستان میں ۲۰ من ہر منی میں ۳۲ من بلجیم میں ۳۷ من اور ڈنمارک میں ۴۱ من فی ایکڑ ہے۔ غرضیکہ اگر ہم بھی ترقی دہندوئی کیلئے مستقل مزاجی سے کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔ اب تو ہندوستان پر کاشتکار دوا کا زہر ہے۔ اور ترقی زراعت کی طرف گورنٹ کی بھی خاص توجہ ہے۔

عیال و انہماض صنعت و حرفت کی بھی یہی حالت ہے۔ ملک میں صنعت و حرفت کے کارخانہ جات سرعت سے کھل رہے ہیں۔ اس وقت پنجاب میں کل ۶۶ کارخانے ہیں۔ جن میں سے ۶۸ ریفریجریٹور اور باقی پرائیویٹ ہیں۔ مسلمانوں کی بدقسمتی دیکھئے کہ ۶۹۸ پرائیویٹ کارخانوں میں سے ۵۵ ہندوؤں کی ملکیت ہیں اور صرف ۹۶ مسلمانوں کی۔ اسی طرح تجارت پر بھی ہندو برادری پوری طرح قابض ہیں۔

آج کل زمانہ کی ٹھوکروں سے متاثر ہو کر مسلمانوں میں بھی کچھ نہ کچھ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں اگر صنعت و حرفت تجارت اور دکانداری کی طرف توجہ کی جائے۔ تو کامیابی کی بہت امید ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ بڑے بڑے صنعتی کارخانے اور تجارتی کوٹھیاں کھولنی ہی مفید ہیں۔ بلکہ ہزاروں چھوٹی چھوٹی صنعتیں اور معمولی معمولی تجارتیں ایسی ہیں کہ ان میں بڑے مستقل مزاجی سے انسان خدا کے فضل سے بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ اور ان میں سرمایہ بھی بہت معمولی لگانا پڑتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہمارے نوجوان دست آزاد پیشوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اس صورت میں مسلمہ کی مالی حالت بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ آزادی کے لئے فکری کے باعث صحت کی مضبوطی اور جسم کی توانائی کے حصول میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ اور آزاد ہونے کی وجہ سے تبلیغ و شاعت اور دیگر امور خیر کے لئے کافی وقت لا جا سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ زراعت و صنعت اور تجارت کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔

(رعبہ القیوم شاہوی)

مسلمانان سرگودہ کی موقع شناسی اور دانشمندی

مولوی عبدالشکور صاحب کھنوی اور مولوی محمد حسین صاحب کوٹارہ وی ر ضلع گوبڑا نوالہ) جو کہ غالباً غیر احمدی علماء کے جلسہ قادیان سے فارغ ہو کر پنجاب کے دیگر مقامات میں چکر لگا کر ایسے نازک زمانہ میں مسلمانوں کے درمیان نفاق و شقاق کی آگ بجھانے کا کام کر رہے ہیں۔ سیالی شریف، جاتے ہوئے سرگودہ سے گذرے اور سرگودہ کو بوجہ ضلع کا صدر مقام ہونے کے اس قسم کی آگ بجھانے کے واسطے موزوں خیال کئے گئے۔ کہ ہم وہاں کو یہاں شیعوں اور احمدیوں وغیرہ کے خلاف بیچر دینگے۔ اگرچہ امام صاحب جامع مسجد نے ہر چند اس ارادہ سے روکا اور سمجھایا۔ کہ آج کل اس قسم کے دل آزار اور نفاق افراز بیچر دل کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ عام اسلامی وعظ اور تنظیم وغیرہ پر وعظ کرنے کا وقت ہے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ اور ہر دو مولوی صاحبان ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو سرگودہ میں واپس آئے۔ تو چند شوریدہ سرگودہ نے منادی کر کے ہلاک علی کے چوک میں بیچر کرنے کا انتظام کیا۔ جب مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر کا رخ تھوڑی سی تمہید کے بعد احمدیوں کے خلاف پھیرا تو سامعین نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور صاف مالک مکان قریشی علم الدین صاحب ریڈریشن حج صاحب ہمدان نے ریڈیٹنٹ جلسہ اور مولوی صاحبان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں نے آج سے قبل یہاں پانچ چھ دفعہ بیچر کرائے ہیں۔ اور ان بیچروں میں احمدی شیعہ اور سنی ہر طرح کے اصحاب شامل ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کبھی کسی کی دل آزادی نہیں کی گئی۔ اسی طرح میں اب بھی اور خاص کر ان دنوں میں ہنسیتا ہوتا کہ یہاں اس قسم کی تقریر ہو۔ کہ جسے سنکر چند بھائی ناخوش ہو کر دھڑ بھڑا اٹھیں اور انکی دل آزادی ہو۔ اس واسطے اگر مولوی صاحبان مسلمانوں کے اتحاد اور دیگر اسلامی فضائل کا وعظ کرنا چاہیں۔ تو اب بھی ہر طرح کا خرچ اور خدمت کرنے کو حاضر ہوں۔ لیکن اس قسم کے فرقدہ دارانہ اختلاف پیدا کرنے والا وعظ آج کل ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بواہ میں اگرچہ داعظ صاحب کے چند حامیوں نے طرح طرح کے پیرائے تبدیل کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا۔ کہ قبل از وقت یہ رائے غلط قائم کی گئی ہے۔ ہم ختم نبوت کا مسئلہ بیان کر کے اس میں سے ہی فضیلت اسلام ثابت کرنا چاہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مالک مکان جن کے اہتمام سے جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ ہرگز ان کے داؤ میں نہ آئے۔ اور ناچار انہوں نے جلسہ برخاست کر دیا۔ دراصل یہ آواز شہر کے کثیر حصہ مسلمانوں کی تھی۔ جن کی ترجمانی کرنے کی جرات قریشی علم الدین صاحب نے کی۔ چنانچہ عام مجمع مولویوں کی اس حرکت نا زیادہ سے سخت بے زار اور مستنفر تھا۔ خدا کرے کہ یہ علماء موقع کی نزاکت سمجھ سکیں۔ امید ہے۔ جس طرح مسلمانان سرگودہ نے وقت کو پہچان کر اتحاد ممکن اور خدا دیکھ کر بیچر سے بیزاری کا اظہار

۲۰۱ کے پیر ایس بی جکر اس میں پیر عبدالقادر اور مولوی صاحبان کا نفاق دیکھنے کے منظر تھے۔ اپنی دانشمندی اور موقع شناسی واضح کر دی ہے۔ اسی طرح مدرسہ مقامات کے مسلمان بھی بیدار ہو جائیں گے۔

سرزمین مولودیں انقلاب عظیم

سرور عالم - حیات طیبہ رسول عربی کے متعلق مسلمان اصحاب کی عموماً اور مقتدر اسلامی اخبارات و رسائل مثلاً ہمدرد - زمیندار - تنظیم - مسلم اوٹ کاب - علیگڑھ میل - لائٹ - پیغام صلح - افضل - الخلیل - مدینہ نیر اعظم - کشمیر - کپور تھلہ - اخبار وطن - ذوالفقار صادق الاخبار - نیرنگ خیال - عصمت کے علاوہ اہل با علم و فضل کی خصوصاً یہ روئے ہے۔ کہ ان حضرات و جامعیت کو سرور عالم میں عدم النظر کامیابی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ ظاہری اور معنوی خوبیوں کے لحاظ سے مشرقی و مغربی تہذیب و تعلیم جدید کے میل و تسلیف و مطابقت کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ کہ اس سے بہتر کوئی اور مولود نہیں ہے ناقابل انکار حقیقت ہے۔ جہل حرا کا نہایت نفیس نوڈ بھی شامل ہے۔ اور نقشہ بلاد عرب بھی۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ - قیمت ۱۲۰ علاوہ محصول ڈاک

انالیشن - اس آیت کریمہ کی ایک دلکش تفسیر اور ارباباً من دون اللہ بننے اور بنانے والوں کا متین نقشہ خاکہ اور - علاوہ محصول ڈاک

بشارت عظمیٰ - گذشتہ نیرہ صدیوں کی سب سے بڑی بشارت جو انسانی تمدنی مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں نبی نوع انسان پر نازل ہوئی۔ اس کے سوانح حیات نہایت دلکش انداز میں اول سے آخر تک اس ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ کہ آج تک مرتب نہیں ہوئے۔ افضل کی رائے ہے۔ کہ یہ کتاب تبلیغی پہلو رکھتی ہے۔ اور پیغام صلح کو اس میں مسیح موعود کے خصائل میں رسول عربی کو سونہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کبابک نہایت نفیس نوڈ اور صوبہ پنجاب کا نقشہ بھی شامل ہے۔ دیگر مسلمانوں نے بھی بہت پسند کیا۔ کتاب کیا ہے۔ ہر نبی نوع انسان کیلئے اتحاد و عمل کا ایک دلولہ انگیز پیغام ہے۔ نئی جلد ۷ علاوہ محصول ڈاک - ۶ کتب کے خریدار کو ایک مفت + حضرت مسیح موعود کے نوڈ - یہ تصویریں ایک پرانی پلیٹ سے جو اب نایاب تیار کرائی گئی ہیں۔ ایک ہزار سے اب محض ۳۵ باقی رہ گئی ہیں قیمت فی تصویر علاوہ محصول ڈاک اور کی تینوں کتابوں کے خریدار کو ایک تصویر مفت براہ کرم اخبار کا حوالہ ضرور دیجیئے۔ ناظم دارالتصنیف - کپور تھلہ

بشارت عظمیٰ - گذشتہ نیرہ صدیوں کی سب سے بڑی بشارت جو انسانی تمدنی مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں نبی نوع انسان پر نازل ہوئی۔ اس کے سوانح حیات نہایت دلکش انداز میں اول سے آخر تک اس ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ کہ آج تک مرتب نہیں ہوئے۔ افضل کی رائے ہے۔ کہ یہ کتاب تبلیغی پہلو رکھتی ہے۔ اور پیغام صلح کو اس میں مسیح موعود کے خصائل میں رسول عربی کو سونہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کبابک نہایت نفیس نوڈ اور صوبہ پنجاب کا نقشہ بھی شامل ہے۔ دیگر مسلمانوں نے بھی بہت پسند کیا۔ کتاب کیا ہے۔ ہر نبی نوع انسان کیلئے اتحاد و عمل کا ایک دلولہ انگیز پیغام ہے۔ نئی جلد ۷ علاوہ محصول ڈاک - ۶ کتب کے خریدار کو ایک مفت + حضرت مسیح موعود کے نوڈ - یہ تصویریں ایک پرانی پلیٹ سے جو اب نایاب تیار کرائی گئی ہیں۔ ایک ہزار سے اب محض ۳۵ باقی رہ گئی ہیں قیمت فی تصویر علاوہ محصول ڈاک اور کی تینوں کتابوں کے خریدار کو ایک تصویر مفت براہ کرم اخبار کا حوالہ ضرور دیجیئے۔ ناظم دارالتصنیف - کپور تھلہ

سازمے پانچ آنہ کے ٹکٹ بھجبتے تاکہ آپ کو دس نہایت مدلل اور مفید ٹکٹیوں کا بنا بنا یا سلاسلایا مجموعہ رقم ۸۰ صفے بھجیا جاوے۔ جو کہ آریہ سماج کی تردید کیلئے بہترین ہے۔ اس میں دیدوں کے ایسے ایسے سربستہ اور اندرونی راز ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ بامد و شاید۔ ملنے کا پتہ ملے

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ایک صوفہ دو آرام کرسیاں گد بیدار نہایت طاقتور سپرنگ مکس سٹ پوشش سبز کپڑا قیمت / ۶۵ بیسٹری کلاختہ قیمت - / ۸۰ کر ایہ ریل و سپیکنگ بذمہ کارخانہ - فہرست دیگر فرنیچر طلب کرنے پر مفت

نوٹ: اس کارخانہ نے ہر قوم کے غربا کے ٹکڑوں کیلئے مکمل کام نوکھانہ تین سال میں کھلانے کیلئے کھولا ہوا ہے۔ غربا کو خوراک بھی دی جاتی ہے اور ہر وقت لڑکے داخل ہو سکتے ہیں۔ المہنتھن پیروپرائٹز ایمپریئل چیئر زاینڈ فرنیچر فیکٹری کرنا پور ضلع جالندھر پنجاب

اشتہار زیر آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ہمارے رول کار باعجل اس جناب پو ہدی محمد لطیف صاحب سبج درجہ چہارم ترائان مقدمہ دیوانی ع - بات ۱۹۲۷ء کپور تھلہ - روڈ سنگھ پیران جو اہر سنگھ ذات جٹ سکھ بوڑھ تحصیل ترائان مدھیان

بم - مراد خاں ولد فتح خاں ذات راجپوت سکھ مذکور مدعا علیہ + دعویٰ / ۸۱۶ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سہی سردار خاں مدعا علیہ مذکور تفصیل سن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مراد خاں مذکور زیر آرڈرہ رول ۲۰ - مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۴ مقام ترائان حاضر عدالت ہذا ہو کر پیردی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نیت کارروائی کی طرف عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور ہر عدالت کے جاری ہوا + ہر عدالت دستخط حاکم

با اجلاس جناب خالص صاحب مدھے شاہ انیری سبج بہادر ضلع امرتسر فرم دوکان خوشی رام گنپت روٹے ذات اگر دال سکھ ہوشیار پور بذریعہ مختار عام کند لال ولد خوشی رام ذات اگر دال سکھ ہوشیار پور - مدھی

بم - فرم دوکان بھول متھرا داس مانکان دوکان بھول ولد گوندہ مل متھرا داس ولد بھو رام قوم اگر دال سکھ بول تحصیل ترائان ضلع امرتسر - چائن مل ولد دیوا چند ذات اگر دال سکھ امرتسر کٹھہر اہلیہ والیہ برج لال ولد گرداری لال ذات اگر دال سکھ پور شاہ عالمی دروازہ - مدعا علیہ +

دعویٰ / ۱۳ / ۶۸۳ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سہی بھول متھرا داس وغیرہ مذکور تفصیل سن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام بھو رام متھرا داس وغیرہ مذکور زیر آرڈرہ رول ع مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بھو رام متھرا داس وغیرہ مذکورہ بتاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۹۲۷ء بمقام ضلع امرتسر حاضر عدالت ہذا ہو کر پیردی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نیت کارروائی کی طرف عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۴ کو بدستخط میرے اور ہر عدالت کے جاری ہوا + ہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈرہ رول ع ضابطہ دیوانی با اجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب - بی - اے ایل - ایل - بی - بی - بی - بی - ایس - سبج بٹالہ مقدمہ دیوانی ۱۹۲۷ء لاہور سکھ ولد کھڑک سنگھ جٹ ساکن کاظم پور تحصیل بٹالہ مدھی

بم - امر سنگھ ولد جو اہر سنگھ سکھ ساکن سنت پور تحصیل کھایاں ضلع جرات - مدعا علیہ +

دعویٰ استوار حق مقدمہ مذکورہ بالا میں مدعا علیہ مذکور پر معمولی طریقہ سے تفصیل سن نہیں ہوتی ہے۔ ہذا اشتہار زیر آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۸ مقام ترائان ہذا ہو کر پیردی حاضر عدالت نہیں کریگا۔ تو اس کے خلاف کی طرف کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۲۴ + ہر عدالت دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

(دبئی)

لاہور۔ ۱۶ مئی۔ آج ان آٹھ سکھ لڑائیوں کو جنہیں عوامی کابلی نے واقعہ ڈبی باز اڑھیں تین مسلمانوں کے قتل کے الزام میں ہارنے کی بات کو گرفتار کیا تھا۔ مسٹر کیو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی عدالت واقع بورسٹل جیل میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے مقدمہ ۱۹ مئی پر ملتوی کر دیا۔

جو کہ پوری طرح امن و سکون رہا۔ مختلف وارداتوں کی تفتیش کا کام ترقی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اصل حادثہ قتل کا مقدمہ جس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھوں نے تین مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ آج عدالت کے سامنے آ گیا۔ رات کی خیم کے حادثہ کے بغیر گذر گئی۔ آج سے کرنا بھی آ رہا ہے۔ (ماہیلا اورنگ پبلشر ۱۶ مئی)

ڈپٹی کمشنر لاہور اور بعض ہندو تجار اور دوکانداروں کی ایک ملاقات کے متعلق جو بیانات شائع ہوئے ہیں۔ ان کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ جو کیفیت شائع کی گئی ہے۔ وہ بالکل غیر صحیح ہے۔

لاہور۔ ۱۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے فسادات کے سلسلہ میں سڑکوں پر ٹائمر میں کچھ مضامین شائع ہوئے تھے۔ جس سے حکومت کو فرقہ دارانہ سازت چھیننے کا احتمال تھا۔ ہذا ڈپٹی کمشنر نے انبار لڈ کو ر کے ایڈیٹر مسٹر کنھیالال گوباکو اس کے متعلق تہمت کی ہے۔

لاہور۔ ۱۸ مئی۔ آج مسٹر فیلیوس ججسٹریٹ درجہ اول نے سرن کور اور اقبال کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ ججسٹریٹ نے محمد اقبال کو قصور وار پکار کر ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ سزائے قید کے متعلق ہونے کے بعد ملازم ایک سال کے لئے ہزار روپیہ کی نیک چینی کی ضمانت اور ایک ہزار کا چھلکہ دے۔ اور اگر وہ ضمانت اور چھلکا دینے سے قاصر رہے۔ تو اسے مزید ایک سال قید محض کی سزا سنھکتی پڑے گی۔

لاہور۔ ۱۹ مئی۔ مسٹر اوگلوئی ڈپٹی کمشنر لاہور کی کوٹھی پر سربراہ اور وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ وفد گیا۔ سرسبھاں محمد شفیع نے ایک سپان نامہ پڑھا۔ جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ مسٹر اوگلوئی ڈپٹی کمشنر نے نہایت قابلیت اور عمدگی کے ساتھ شہر کا امن و امان بہت جلد بحال کر دیا۔ راجہ نرندرناتھ نے سپان نامہ کے متعلق کہا کہ میں بھی ان خیالات کی تائید کرتا ہوں۔ مقدمات کے متعلق یہ کہا گیا۔ کہ انہیں طول نہ دیا جائے۔ ملازموں پر سزاؤں میں سختی نہ کی جائے۔ تاکہ اس خوفناک ہنگامے کی یاد جلد سے جلد ہندوؤں اور مسلمانوں کے دلوں سے مٹ جائے۔ اس کے جواب میں مسٹر اوگلوئی نے فرمایا۔ کہ میں تویہ چاہتا ہوں۔ کہ کچھ ہندو اور مسلمان کا سوال اٹھ جائے۔

اس وقت تین امدادی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ ان تین کی بجائے ایک کمیٹی ہوتی۔ ہندو مسلمانوں کی مدد کرنے۔ مسلمان ہندوؤں کا ہاتھ بٹانے۔ حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے۔ کہ ملازموں پر ناجائز سختی کی جائے۔ بلکہ آپ لوگوں کی مشترکہ جماعت کو مقدمہ کی چھان بین کے بعد اس بات کا یقین ہو جائے۔ کہ فلاں شخص مجرم ہے اور فلاں بے گناہ اور آپ لوگوں کی طرف سے اس بات کی سفارش ہو جائے۔ کہ فلاں شخص کو چھوڑ دیا جائے تو حکومت اس سفارش کے قبول کرنے پر آمادہ ہوگی۔ آخر میاں محمد شفیع نے راجہ نرندرناتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میں مسلمانوں کا نمائندہ بنتا ہوں۔ آپ ہندوؤں کے نمائندے بن جائیے۔ ہم تمام مقدمات پر نظر ڈال کر حکومت کو ضروری مشورہ دینگے۔ راجہ صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ کام اس آسانی سے طے نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے ہندوؤں سے اس بارہ میں مشورہ کر لوں گا تو پھر عرض کروں گا۔

لاہور۔ ۱۸ مئی۔ آج عدالت عالیہ میں مسٹر ججسٹریٹ اور مسٹر ججسٹریٹ کیس کے رد و رد سوامی شردھانند کے مزاحمہ قاتل قاضی حیدر اللہ کا اپیل پیش کیا گیا۔ مسٹر اسپرن اور چوہدری ظفر اللہ خاں عبد اللہ کی نمائندگی کر رہے تھے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی تازہ اطلاع منظر ہے کہ ججسٹریٹ کے اپیل کو جسے سوامی شردھانند کے قتل کے الزام میں عدالت سشن دہلی سے سزائے موت دی گئی تھی۔ عدالت ہائی کورٹ نے خارج کر کے سزائے موت کو بحال رکھا۔

لاہور۔ ۱۸ مئی۔ آج صبح مسٹر کیو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے جو عوامی کابلی مل کے مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت کے رئیس ہیں۔ موقع واردات کا سامنا کیا۔

لاہور۔ ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض اشتعال انگیز سفایں کے اندراج کی بنا پر پولیس نے پرتاپ" مورخہ ۱۸ مئی کے تمام پرچے ضبط کر لئے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں محفوظ حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کی قرارداد مفاہمت منظور ہو گئی۔ جس میں جناح کا فرنس کی تجاویز حضور سے رد و بدل کے بعد منظور کر لی گئیں۔ سندھ کی علیحدگی کے مطالبہ کے سلسلہ میں یہ قرار پایا۔ کہ صوبجات کو زبانوں کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے۔ اور فی الحال سندھ اور اندھرا اور کرناٹک کو علیحدہ صوبے بنا دیا جائے۔ صوبہ سرحد و بلوچستان میں ترویج اصلاحات کے سلسلہ میں قرار پایا۔ کہ انتظامی اصلاحات کے ساتھ ہی وہاں ایک عدالتی نظام بھی مقرر کر دیا جائے۔

اخبار کیساری دپونہ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ مسٹر رانڈے نے تنظیم پیسہ فنڈ کی تجویز ہے۔ کہ تیسری رام بارخ مندر میں جو پوز کا سب بڑا مندر ہے۔ مسلمانوں کو داخل ہونے کی ممانعت کر دینی

جائیے۔ جیسا کہ اور مندروں میں منع ہے۔ نجیب آباد ۱۵ مئی۔ آج آریہ انٹری سماج کے نگر کیرتن کا دن تھا۔ سماج مندر سے نگر کیرتن کا جلوس ۸ بجے اٹھا۔ بہت سی سڑیاں دوڑیاں کٹار گائے ہوئے تھے۔ دیانند کی پتھی سینک بیٹی "دیروں کا ڈنکا بجا دیا رشی دیانند نے" اب ڈنکا بجا دیا تھا۔ اٹھائیس گئی ہم" سری اور گونجی ہوئی آوازیں بھی جا رہی تھیں۔ (ملاپ ۱۸ مئی)

دہلی ۱۴ مئی۔ مسٹر ٹوٹیس ایڈیشنل ججسٹریٹ نے بقرعید کے مقدمہ میں ۲۲ ہندوؤں میں سے جو نیا بانس دہلی کے اندر فساد برپا کرنے کے جرم میں ماخوذ تھے۔ دس کو رہا کر دیا ہے اور بارہ کو ہر جرم کے ارتکاب کی پاداش میں ایک سال قید با مشقت اور بچاس بچاس روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی ہے۔

شملہ ۱۳ مئی۔ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ لیتا در میں گل اکبر جس کا تعلق ڈاکوؤں کے اس گروہ سے تھا۔ جو سزائیں کو قتل کر دینے کے

دہلی۔ ۱۵ مئی۔ اندور کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ مسٹر آصف علی سیر سٹریٹ دہلی کو اندور کے مسلم ملازمین کی پیروی کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

اگست ۱۹۲۶ء میں منشی غلام محمد صاحب مدیر سیاست پر فحش اشتہارات کے پانچ مقدمے دائر ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر ایک میں خادم صاحب کو تین تین سو روپیے جرمانے کی سزا دی گئی۔ عدالت سشن نے جرمانہ گھٹا کر پانچ سو روپیے کر دیا۔ اب ہائی کورٹ میں چار مقدمات دس دس روپیے اور ایک مقدمہ میں پچیس روپیہ رہ گیا ہے۔ گویا مجموعی طور پر سارا جرمانہ بیسٹھ روپیے ادا کرنا پڑے گا۔

خان بہادر محمد حسن خان صاحب بوک گذشتہ چھ ماہ تک دہلی میں ڈپٹی کمشنر جنرل تھے۔ اور عرصہ تک انڈین فائٹنس ڈیپارٹمنٹ میں مختلف اسٹاٹسٹوں پر متنازعہ چکے ہیں۔ ریاست بھوپال کے فنانشل سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ شری ہمارا بہادر نے نئی شادی مبارک راجھاری بچے پور دکانگڑہ کے ساتھ ہوتی قرار پائی ہے۔ یہ تقریب مبارک ماہ سادون ۱۹۲۷ء میں کشمیر میں منائی جائیگی۔ کانپور ۱۹ مئی۔ مسٹر محمد امین (سابق ساگر چند) پیر سٹریٹ لاہور نے گذشتہ شب مسجد شیکا پور میں ایک تقریب کی۔ آج دفعہ ۱۹۲۷ء تعزیرات مندر کے ماتحت مسٹر موصوف کے نام نوٹس جاری کیا گیا جس میں آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ضلع کانپور میں پولیس کو تواریک دس میں کے دائرہ کے اندر دو ماہ تک کسی مجمع عام میں تقریب یا وعظ نہ کریں۔

دہلی میں کوٹھی کے متعلق اشتعال انگیز اشتہارات